اصلی قربانی

بنتِ ساجدہ

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَکُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ لَکُمْ فِیْهَا خَیْرٌ فَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْهَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَکُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ط کَذٰلِکَ سَخَّرْنٰهَا لَکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ(36) لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْط کَذٰلِکَ سَخَّرَهَا لَکُمْ لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا هَدٰکُمْ ط وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ۔37

اور ہم نے تمہارے لیے قربانی کے اونٹوں کو عبادتِ الٰہی کی نشانی اور یادگار مقرر کیا ہے، ان میں تمہارے لیے اور بھی فائدے ہیں، سو تم ان کو نحر کرتے وقت قطار میں کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لیا کرو اور پھر جب وہ اپنے پہلو پر گر پڑیں تو ان کے گوشت میں سے تم خود بھی کھانا چاہو تو کھاؤ اور فقیر کو بھی کھلاؤ، خواہ وہ صبر سے بیٹھنے والا ہو یا سوال کرتا پھرتا ہو، جس طرح ہم نے ان جانوروں کی قربانی کا حال بیان کیا، اسی طرح ان کو تمہارا تابع دار بنایا، تاکہ تم شکر بجالاؤ۔ اللہ تعالٰی کے پاس ان قربانیوں کا گوشت اور خون ہرگز نہیں پہنچتا، بلکہ اس کے پاس تمہاری پرہیز گاری پہنچتی ہے۔ اللہ تعالٰی نے ان جانوروں کو تمہارے لیے اس طرح مسخر کر دیا ہے، تاکہ تم اس احسان پر اللہ تعالٰی کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو قربانی کی صحیح راہ بتائی، اور اے پیغمبر! مخلصین کو خوش خبری سنا دیجیے۔

پاکسوسائٹی ڈاٹ کام

اصلی قُربانی

بنت ساجدہ

"میں آپ کی اس بار ایک نہیں سنوں گی میں نے کہہ دیا تو بس کہہ دیا۔" عائزہ قطعیت سے بولیں تھی۔

"اگر مناسب ضد ہو تو مان بھی لوں بیگم۔ آپ کی ضد سراسر ناجائز ہے۔"

"میں نہیں جانتی۔ ہمارا جانور اس بار ایک لاکھ سے اوپر کا تو ہو ہی، میری بھی کوئی عزت ہے۔"

"پچھلی بار ہماری گائے بس پینسٹھ ہزار روپے کی تھی ناک کٹوا دی تھی آپ نے میری۔" عائزہ ناک سکوڑ کر بولیں اور واجد صاحب نے حیران ہو کر نمرہ کی جانب دیکھا۔

اس وقت واجد ہاؤس میں گرما گرم ناشتے کے ساتھ بحث چھڑی تھی ان کے دونوں بیٹے بھی مکمل ماں کے ساتھ تھے اور بے چاری نمرہ اپنی ماں اور بھائیوں کو دیکھتی اور تاسف سے سر ہلاتی نظر آ رہی تھی۔

"ماما آپ یہ ٹھیک نہیں کر رہیں ہمیں قربانی اللہ کی خوشنودی کیلئے کرنی ہے پورے اپارٹمنٹ کی نہیں۔" اب نمرہ نے بات میں حصہ لیا۔

"چپ کر باپ کی چمچی جب دیکھو ان کی حمایت کرتی رہے گی۔ مجھے بھی پتہ ہے یہ بات میں بھی اسی لیے چاہتی ہوں کہ قربانی میں تھوڑا سا سٹیٹس دیکھنا پڑتا ہے آخر ہم برادری والے ہیں واجد صاحب کل کو اس کو بیاہنا بھی ہے۔" انھوں نے فکر مندی سے نمرہ کی جانب دیکھا۔

"ماما دیٹس ٹو مچ! یہاں میری شادی کا کیا ذکر۔" نمرہ منمنائی۔

اواجد صاحب نے بس افسوس بھری نگاہ اپنی زوجہ پر ڈالی اور اٹھ کر آفس کے لیے جانے لگے اور دونوں بیٹے ماں کا کندھا تھپکنے لگے جیسے کہ رہے ہوں ہم ہوں گے کامیاب۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عائزہ فون پر بات کر رہی تھیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنے بالوں کی لٹوں سے کھیل رہی تھیں۔ "اچھا تم نے وہاں سے کپڑے لیے؟ سیل لگی تھی کیا؟" انھیں خاصی حیرت ہوئی دوسری جانب سے انھیں کچھ جواب ملا تو طنز سے ابرو اٹھائے۔ "وہی تو میں کہوں کہ تم وہاں کیسے چلی گئی اتنی مہنگی چیزیں تم کیسے لے سکتی ہو۔" آگے سے کچھ کہا گیا اور تھوڑی بہت طنز اُدھر سے کیا گیا اور کچھ مزاحمت کے بعد فون بند ہو گیا۔

عائزہ فون رکھ کر پلٹیں تو سامنے نمرہ کھڑی تھی اف اب نئی تنقید۔۔۔۔

"مامایہ آپ سارہ آنٹی سے بات کر رہی تھیں نہ؟" اس نے بات کا متن سمجھتے ہی کہا تھا اور عائزہ کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے۔

"مامامت بھولیں کہ ابھی اس ایریا کو چھوڑے ہمیں دوسال ہوئے ہیں دوسال پہلے ہم بھی انہیں جگھوں سے چیزیں لیتے تھے ان ہی کے ساتھ جاکر، سیل کی چیزیں لینا برا کہاں سے ہوگیا؟ اب آپ بڑے گھر میں آتے ہی اس طرح سے کر رہی ہیں اور پھر یہ گھر بھی کون سا اپنا ہے پاپا کو کمپنی نے دیا ہے تو کس بات پر آپ اتنا غرور کر رہی ہیں آپ کو اندازہ بھی ہے کہ آپ نے کتنی دل آزاری کی ہے سارہ آنٹی کی۔"

"نمرہ مجھے بہت افسوس ہے کہ تمھاری سوچ بلکل مڈل کلاس رہ گئی ہے میں چاہتی تھی کہ تمھاری تربیت اپنے ڈھنگ سے کروں مگر ۔۔۔۔۔۔" آنکھوں میں افسوس کی انتہا تھی سر جھٹکا اور کمرے سے نکل گئیں۔

"یہ سب کیا ہو گیا ہے ہمارے گھر کو۔" نمرہ تاسف سے رونے بیٹھ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

واجد صاحب ایک پرائیویٹ فرم میں جاب کرتے تھے، ایک اچھی اور پیاری سی فیملی بھی تھی جس پر وہ ہمیشہ ہی نازاں رہے تھے، ایک بیٹی اور دو بیٹے بھی تھے، اپنی بیٹی نمرہ سے وہ بہت پیار کرتے ہیں اور نمرہ ان کی تربیت کا نمایاں عکس ہے، واجد صاحب کی تنخواہ مناسب ہے اور اچھا گزارا ہو جاتا ہے غرض یہ کہ ایک متوسط طبقے سے تعلق رکھتے ہیں یہ لوگ، واجد صاحب کی مسلسل محنتوں کا یہ نتیجہ نکلا کہ انھیں فرم کی طرف سے ایک گھر اور گاڑی آلاٹ ہوگئی تھی اور وہ سب اپنے جھوٹے سے گھر کو چھوڑ کے بڑے سے گھر میں آگئے، اس سب پر سب بہت خوش تھے واجد صاحب بھی، مگر یہاں کی چکا چوند سے سبھی گھر والوں کی آنکھیں چندھیا گئیں اور واجد صاحب سر پکڑ کر بیٹھ گئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

واجد ہاؤس میں عید کی شاپنگ زور و شور سے جاری تھی۔ میچنگ جیولری اور جوتے خریدے جا رہے تھے۔

ابھی عائزہ شاپنگ سے آئیں تھیں اور اپنی شاپنگ پر طائرانہ نظر ڈال رہیں تھیں جب اچانک ہی نمرہ کمرے میں داخل ہوئی۔

"مامایہ سب کیا ہے؟" بیڈ پر جا بجا کپڑے اور نجانے کیا کیا تھا۔

"تم آگئی؟ یہ دیکھو یہ تمھاری لیے لیا ہے میں نے۔" ایک جوڑے کو نمرہ کے سامنے لہرا کر کہا۔

"ماما آپ جانتی ہیں کہ آپ نے پہلے ہی جانور سے متعلق انتہائی نامناسب سی فرمائش کی ہے اور اب آپ کپڑوں پر اتنا خرچ کر آئیں ہیں مامایہ نہ کریں پاپا کے لیے کتنا مشکل ہو جائے گا۔"

"تمھارے پاپا کے پاس کوئی کمی نہیں ہے بس ہمیں سناتے ہیں۔ مت کیا کرو فکر اتنی ان کے پاس ہیں پیسے تبھی تو کچھ بولے نہیں۔"
نمرہ افسردہ سی ہو گئی۔
"آپ کو کیا ہو گیا ہے ماما آپ پہلے ایسی نہیں تھیں۔"
"ارے چھوڑو یہ دیکھو نہ۔" انہوں نے دوبارہ سے ڈریس سامنے کیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بی بی جی میں کل چھٹی کروں گی۔" عائزہ ابھی بازار سے لوٹیں تھیں کہ شہناز کی نئی فرمائش سامنے تھی۔
"کیوں بھئی اب کیوں چھٹی کر رہی ہو عید دیکھو کتنی قریب ہے کام زیادہ ہیں کوئی چھٹی نہیں ملے گی۔"
"باجی جی آپ کی بڑی مہربانی ہو گی مجھے کچھ بہت ہی ضروری کام ہے۔
"ایسا کیا کام ہے؟" انکار کی جگہ دلچسپی نے لے لی تھی۔
"وہ جی مجھے کل ایک بکرا خریدنے جانا ہے۔"
"بکرا؟ وہ کیسے میرا مطلب کہ پیسے کہاں سے آئیں گے شہناز!"
"وہ جی کچھ مہینہ پہلے آپ سے بی سی ڈلوائی تھی نہ سامنے والوں کے گھر؟ بس جی وہ اسی لیے تھی۔"
"سامنے نہیں برابر والے شہناز! مگر وہ تو بہت تھوڑے سے پیسے ہیں اتنے میں کہاں آئے گا ایک خوبصورت سا بکرہ۔" عائزہ نے پوچھا۔
"باجی جی خوبصورت تو کائنات کی ہر شے ہی ہے۔ اور پھر میری نیت اچھی ہے سوہنے رب نے نور خود ڈال دینا ہے۔"
اب کی باری عائزہ اس کی بات پر از حد حیران تھی اس جواب کی امید انہیں ہرگز نہ تھی۔
"جی وہ نمرہ باجی سے کہ دیں میرے وہ پیسے بھی دے دیں جی۔"
"آ۔۔۔ آہاں نمرہ اسے پیسے دے دو۔" وہ خیال سے لوٹیں ایک بوجھ دل میں پڑ چکا تھا
ایک دن کی چھٹی کے بعد جب شہناز لوٹی تو چہرے پر زمانے بھر کی چمک چہرے پر تھی۔
نمرہ اسے دیکھ کر خوش ہوئی" تھی کیسا آیا بکرا؟"
"بہت پیارا ہے باجی بہت ہی پیارا دبلا پتلا سا ہے سفید رنگ کا۔" عائزہ دور بیٹھی اپنے نیل فائل کر رہی تھی متوجہ ہوئی۔
"دبلا سا ہی آنا تھا شہناز اب تم کیا توقع کر رہی تھی۔" استہزائیہ انداز میں کہا۔" میں تو یہی سوچ رہی ہوں کہ جیسا بھی آیا تمھاری بساط کے مطابق ہی ہے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔"

"نہیں نہیں باجی یہاں میری آپ کی بساط کا کیا ذکر یہاں آکر تو بات نیتوں پر آجاتی ہے جس کی جتنی پیاری نیت جی اتنا ہی ثواب۔ اوپر والی باجی درس دیتی ہے ایک دن بتا رہی تھی کہ اعمال کا دارو مدار تو نیت پر ہی ہے تو میری نیت بڑی سچی ہے جی۔ کوئی دکھاوا نہیں ہے کوئی کھوٹ نہیں بس سوہنا رب خوش ہو جائے۔" اور عائزہ کو چپ لگ گئی نمرہ انھیں آنکھوں سے اشارہ کرتی رہی جیسے کہنا چاہتی تھی کہ دیکھیں اس کی سوچ اور آپ کی سوچ۔

جب شہناز چلی گئی تو نمرہ نے کہا "دیکھا آپ نے ماما شہناز کا چہرہ سچی خوشی سے ٹمٹما رہا تھا اور آپ اپنے چہرے پر دکھاوے کی چادر ڈال کر وقتی طور پر خوش ہونا چاہتی ہیں۔"

عائزہ کا ضمیر شرمندہ تھا اور نفس کا شیطان ضمیر کو ڈپٹ رہا تھا وہ اسی مخمصے میں تھیں کہ کیا کہے اب نمرہ کو کہ نمرہ بول اٹھی:

"حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زندگی کی سب سے پیاری چیز اپنا بیٹا اللہ کی راہ میں قربان کرنے میں بھی دریغ نہ کیا تھا امی اللہ نے ان کی سچی اور پاک نیت کو دیکھ کر ہی اس جگہ پر دنبہ بھیج دیا تھا بھلا آپ ہی سوچیں کہ وہ اپنے بیٹے کو قربان کریں اللہ کا حکم مان کر اور ہم ان کی کی سنت میں اللہ کی رضا کے بجائے سوسائٹی میں نام کمانے کا سوچیں۔ سرور کائنات ہمارے نبی صلی اللہ علی والی وسلم کہ نواسے محرم میں قربان ہوئے تو کیا ان کی قربانی بے مول تھی کیونکہ وہ دکھاوہ نہیں کر رہے تھے۔ جبکہ امی سچ تو یہ ہے کہ اللہ کو وہی قربانیاں بہت پیاری تھی۔ تبھی ہمارے لیے ضروری یہ نہیں کہ بہت مہنگا جانور ہو بس ہمیں پیارا ہو۔ اسے دیکھیں امی ہمارے جیسے کتنی ہی گھروں کا کام کر پیسے کماتی ہے تعلیم میں بلکل صفر ہے مگر اس کا علم اس معاملے میں تو دیکھیں۔ اس کا خلوص قابل دید ہے اور ہم لاکھوں سے کم معیار نہیں رکھتے اپنے جانور کے لیے اپنے رب کی خوشنودی تو ہماری فہرست میں ہے ہی نہیں۔" تاسف سے نمرہ نے سر جھٹکا اور عائزہ سر نیچے کیے شرمندہ سی بیٹھی رہیں۔

"جب ہم وہ مہنگا ترین جانور ہم لائیں گے نہ تو جانتی ہیں کیا ہو گا؟ بس کچھ دن کے لیے آپ کا سر فخر سے بلند رہے گا لوگ دور دور سے آکر اس کے ساتھ تصویریں لیں گے اور بعد میں جب وہ قربان ہو گا تو اپنے ساتھ آپ کا دکھاوہ لے جائے گا اور اللہ کو آپ کے دیکھاوے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ سب تو ہماری آزمائش ہے کہ اب ہم دیکھاوے کی دوڑ دوڑتی ہیں کہ اللہ کو خوش کرتی ہیں امی اللہ سے معافی مانگیں 1ور خدارا اس دکھاوے سے نکلیں۔ دنیا کے دکھاوے میں تو آپ جیت جائیں گی مگر آخرت کے مقابلے میں شہناز آپ سے سبقت لے جائے گی۔"

عائزہ کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سنیے وہ قربانی کا جانور۔۔۔۔" واجد صاحب آفس سے گھر آئے تو عائزہ ان کے پیچھے گئی۔

"ہاں معلوم ہے عائزہ، میں پہلے ہی آفس سے تھکا ہوا آیا ہوں اب بحث نہیں کرنا چاہتا۔"

"پاپا آپ ماما کہ بات تو سن لیں۔" نمرہ چائے لے کر کمرے میں داخل ہوئی اور خوشگوار سے موڈ میں بولی

"کیوں ایسا کیا ہو گیا؟" انہوں نے نمرہ کی جانب حیرت سے دیکھا

"سنیں تو سہی۔" نمرہ نے دوبارہ ٹوکا۔

"اچھا چلو سناؤ۔" واجد صاحب نے بے زاریت سے کہا۔

"میں کہ رہی تھی کہ جانور وہی لائیے گا جو قربانی کے لیے مناسب ہو اور اس میں کوئی دکھاوہ نہ ہو۔" عائزہ کے چہرے پر شرمندگی کے آثار صاف نظر آتے تھے۔

"ارے یہ کایا کیسے پلٹی آج؟" وہ حد درجہ حیران تھے

"بس مجھے معاف کر دیں میں نے آپ سب کو بہت تنگ کیا ہے مجھے اب اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے۔"

"کوئی بات نہیں تمہیں احساس ہے یہی بہت ہے میرے لیے تو۔" واجد کھل کے مسکرائے تھے۔

"بالکل ماما۔ ہم غلطی پر تھے آج ہم نے مولوی صاحب سے جمعہ کا خطبہ سنا ہے انھوں نے بھی یہی کہا کہ ہمیں قربانی کے جانور کو دیکھاوے کی نیت سے نہیں خریدنا چاہیے۔ ہم آپ کے ساتھ ساتھ اپنے رب کے بھی مجرم ہیں۔"

واجد صاحب تو پھولے نہ سما رہے تھے–ان کے گھر کے سب ہی افراد اللہ کے حکم سے ہدایت پا چکے تھے۔ "اللہ کا بے انتہا شکر ہے کہ تم لوگوں کو احساس ہو گیا۔ انھوں نے اظہار تشکر کیا۔

"اب تم لوگ اللہ سے معافی مانگو وہ غفور رحیم ہے تم لوگوں کی اس بھول کو ضرور معاف کر دے گا۔"

"سب پاپا کو ہی بول رہے ہیں اور مجھے جو پریشانی اٹھانی پڑی آپ سب لوگوں کی وجہ سے۔" نمرہ نے فورا منہ پھلایا۔

"تمہاری خیر ہے بس پاپا پریشان نہ ہوں۔" دونوں بھائیوں نے یک زبان ہو کر کہا اور دوڑ لگا دی اور نمرہ ان کے پیچھے بھاگی تھی، واجد صاحب اور عائزہ ہنسنے لگے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆